سوال

(493) حاملہ یا مرضعہ روزے ترک کردے الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حاملہ یا مرضعہ روزے ترک کردے۔ (ترمذی) قضا کا ذکر نہیں والعافیۃ عمن سخت نیز ذرونی فیما ترکتکم زیر نظر رکھتے ہوئے جواب عطا فرمائیں (سائل مذکور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

حاملہ اور مرضعہ بیمار کے حکم میں ہیں۔ اس لئے فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ سورة البقرة ١٨٤ کا حکم ان کو بھی شامل ہے۔

تشریح

دودھ پلانے والی اور حمل والی عورت اگر روزہ نہ رکھ سکے تو وقت پر روزہ توڑ کر بعد کو قضا کریں اس بارے میں بہت سی احادیث اور آثار وارد ہیں۔ ان میں سے کچھ دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔

"عن انس بن مالک الکعبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وضع من المسافر شطر الصلوۃ والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلی" (رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

''انس بن مالک الکعبی سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے نصف نماز اٹھایا ہے۔ اور روزہ مسافر اور دودھ پلانے والی اور حمل والی عورت سے اٹھایا''

آیت کریمہ اور حدیث میں بالتصریح یہ بات ظاہر ہے کہ مسافر کو بعد مقیم ہوجانے کے روزہ قضا کرنا چاہیے اور جب مرضعہ کا عطف مسافر پر ہے۔ اور حبلی کا مرضع پر تب مرضعہ اور حاملہ کو بھی مسافر قیاس کیا جائے گا۔ موطا امام مالک میں حاملہ کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں۔

"قال مالک واہل العلم یریدون علیہا القضاء کما قال اللہ عزوجل (فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ سورة البقرة ١٨٤).....ویریدون ذلک مرضا من الامراض مع الخوف علی ولدہا"

امام مالک نے کہا اہل علم روایت کرتے ہیں کہ حاملہ پر روزے کی قضا ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا پس جو شخص تم میں سے بیمار ہو۔ یا مسافر پس گنتی ہے۔ دوسرے دنوں سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جمیع امراض سے ایک مرض ہے ساتھ خوف کرنے اولاد اپنی سے یعنی حاملہ بمنزلہ مریض کے ہے۔ اور مریض کو جب بعد المرض روزہ فوت شدہ کو قضا کرنا چاہیے۔ تو اس طرح حاملہ کا بھی حال ہے۔ تفسیر خازن میں آیت مذکور کے تحت میں ارقام فرماتے ہیں۔ ''حمل والی اور دودھ پلانے والی جب اپنی اولاد پر خوف کریں تو افطار کریں۔ اور دونوں پر قضا اور کفارہ ہے۔ اور امام بخاری بخاری کے جزاٹھارویں میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ''یعنی دودھ پلانے والی اور حمل والی کے بارے میں حسن بصری اور اور ابراہیم نے کہا۔ کہ وہ دونوں اگر اپنے نفس پر یا ان کی اولاد پر خوف کریں۔ تو افطار کرلیں۔ اور بعد کو وہ روزہ قضا کریں۔ اس کے ما تحت میں ابن حجر فتح الباری میں حسن بصری سے روایت کرتے ہیں۔ ''حسن بصری نے کہا دودھ پلانے والی جب خوف کرے اپنی اولاد پر تو افطار کرے۔ اور مسکین کو کھانا کھلاوے۔ اور حاملہ جب اپنے جی پر خوف کرے۔ تو افطار کرے اور بعد کو قضا کرے۔ اور وہ بمنزلہ مریض کے ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ حاملہ بمنزلہ بیمار کے ہے۔ اور بیمار کے بارے میں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے۔ فعدۃ من ایام اخریعنی مریض اگر رمضان شریف میں روزہ نہ رکھ سکے تو پیچھے کو قضا کرے۔ علامہ شمس الحق صاحب فاضل عظیم آبادی عون للمعبود میں شرح ابو دائود میں حدیث مذکورہ الصدر کے تحت بیان فرماتے ہیں۔ ''حاملہ اور مرضعہ اوران کی اولاد کو باقی رکھنے کےلئے افطار کریں۔ پھر قضا کریں اور کھانا کھلایئں۔ اس لئے کہ ان دونوں کا افطار غیر کےلئے ہے۔ اب رہا وہ قول جو سبل السلام میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

"الحاصل والمرضع انهما يفطران ولاقضاء"

حامل اور مرضعہ کے بارے میں عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ دونوں افطار کریں۔ اوران پر قضا نہیں ہے۔ سو جواب اس کا یہ ہے کہ آیت قرآنی اور حدیث نبوی ﷺ رہتے ہوئے قول صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین ہمارے لئے حجت نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص647

محدث فتویٰ